السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

1): کس طرح کے رسم الخط کو عربی رسم الخط مانا جائے گا اور کس طرح کے لفظ کو لفظ "اللہ" قرار دیا جائے گا؟ بعض اوقات بعض استعمال کی چیزوں جیسے جوتوں، قالینوں وغیرہ پر بعض ایسے شبیہ یا ایسے الفاظ یا علامات کندہ ہوتے ہیں کہ عوام اس سے تشویش میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ یہ لفظ "اللہ" ہے۔ اور بعض اوقات ایسے شبیہیں جوتوں کے تلووں وغیرہ پر بھی ہوتی ہیں تو عوام کہتے ہیں کہ اس سے کہیں بے حرمتی نہ ہو جائے۔ تو اس سلسلے میں اصول کیا ہیں کہ کس طرح کے شبیہوں کو لفظِ "اللہ" قرار دیا جائے گا؟

(بعض چیزوں کی تصاویر اس استفتاء کے ساتھ منسلک کی گئی ہیں جن میں ایسے الفاظ کندہ ہیں)

2): اس طرح بعض اوقات بعض چیزوں پر لفظ "محمد" کے مشابہ الفاظ یا شبیہیں کندہ ہوتی ہیں تو اس سلسلے میں بھی کیا اصول ہیں، کہ کن الفاظ کو لفظِ "محمد؟ قرار دیا جائے گا اور کن کو نہیں؟

3): اور ایسی چیزوں کے استعمال کا کیا حکم ہے کہ جن پر ایسی شبیہیں یا مشابہ الفاظ یا علامات کندہ ہوں؟ اور اگر یہ شبیہیں اور مشابہ الفاظ نامناسب جگہوں پر ہوں جیسے جوتوں کے تلوے وغیرہ، تو ان چیزوں کے استعمال کا کیا حکم ہے؟

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

واضح رہے کہ مکمل جملہ کی طرح حروفِ تہجی کا بھی ایک درجہ میں احترام ہے خواہ وہ کسی بھی رسم الخط (مثلاً: عثمانی، ثلث، نسخ، رقعہ، کوفی، نستعلیق وغیرہ) میں لکھا جائے تو عام حالات میں انہیں اس طرح استعمال میں لانا جس سے ان حروف کی بے ادبی ہوتی ہو، (مثلاً اس پر بیٹھنا، چلنا اور اسے روندھنا) جائز نہیں ہے، البتہ اگر استعمال کرنے سے بے ادبی نہ ہوتی ہو (جیسے انگوٹھی، نوٹ وغیرہ پر لکھے ہوئے حروف) تو اس کا استعمال جائز ہے۔

اور بعض اشیاء پر لفظ "اللہ"، "محمد" یا دیگر الفاظ کے مشابہ جو نقوش اور الفاظ لکھے ہوتے ہیں ان کے بارے میں اصول یہ ہے کہ اگر اس لفظ کے حروف تہجی صاف نظر آتے ہوں تو اس کا ادب کرنا بھی لازم ہے، البتہ اگر حروف تہجی صاف نظر نہ آتے ہوں تو پھر اس نقش کو حروف تہجی اور اس سے مرکب حروف کو الفاظ کا حکم نہیں دیا جائے گا اور نہ ہی اس کا ادب کرنا لازم ہو گا۔

بعض لوگ بلاوجہ بہت زیادہ گہرائی میں جا کر کسی نقش کو لفظ "اللہ" یا "محمد" ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو ایسا کرنا بھی شریعت کے مزاج کے خلاف ہے، شریعت میں جہاں تک آسانی ہو اس پر عمل کیا جائے۔ لہٰذا اگر بالکل

دار الافتاء

واضح طور نقش میں لفظ "اللہ" یا "محمد" نظر نہ آ رہے ہوں کہ ہر کوئی دیکھ کر ہی سمجھ جائے تو اس کو متبرک نام قرار دینا اور کسی کمپنی کے پروڈکٹ کو نقصان پہنچانا بھی درست نہیں۔

كما في الفتاوى الخانية على هامش الهندية (424/3) مط: رشيديه

كاغذ فيه مكتوب بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ جعل فيه شيئ، قال ابوبكر الاسكاف رحمه الله يكره، سواء كانت الكتابة في ظاهره او باطنه، بخلاف الكيس إذا كتب عليه اسم الله، فانّه لا باس به، لانّ الكيس يعظم وهذا الكاغذ لا ـــــ ولو كتب على خاتمه اسمه او اسم ابيه او ما بدء له من اسماء الله تعالى نحو قوله حسبنا الله ونعم الوكيل، او "ربي الله" او "نعم القدير الله" فانه لا باس به۔

وفي الفتاوى التاتارخانية (68،70/18) مط: فاروقيه

28064: ولو كتب على خاتمه اسمه، او اسم الله، او ما بدا له من اسماء الله تعالى نحو قوله "حسبنا الله ونعم الوكيل" او "ولي الله" فانّه لا باس به۔

28071: وإذا كتب اسم الله على كاغذ ووضع تحت طنفسة يجلسون عليها، فقد قيل يكره وقد قيل لا يكره، قال: الا ترى لو وضع في البيت لا باس بالنوم على سطحه، كذا هنا۔

وفي الفتاوى الهندية (323/5) مط: رشيديه

بساط أو مصلى كتب عليه الملك لله يكره بسطه والقعود عليه واستعماله، وعلى هذا قالوا: لا يجوز أن يتخذ قطعة بياض مكتوب عليه اسم الله تعالى علامة فيما بين الأوراق لما فيه من الابتذال باسم الله تعالى، ولو قطع الحرف من الحرف أو خيط على بعض الحروف في البساط أو المصلى حتى لم تبق الكلمة متصلة لم تسقط الكراهة، وكذلك لو كان عليهما الملك لا غير، وكذلك الألف وحدها واللام وحدها، كذا في الكبرى.

واللہ اعلم بالصواب

قدرت اللہ عفا اللہ عنہ

دار الافتاء جامعہ اشرف المدارس کراچی

۱۶/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۱ھ

14/ دسمبر/ 2019ء

الجواب صحیح

محمد یونس

بندہ محمد یونس عفی عنہ

مفتی جامعہ اشرف المدارس کراچی

۱۶/ ربیع الثانی/ ۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح

احسان اللہ عفی عنہ

۱۶/ ۴/ ۱۴۴۱ھ

دار الافتاء

فتویٰ نمبر
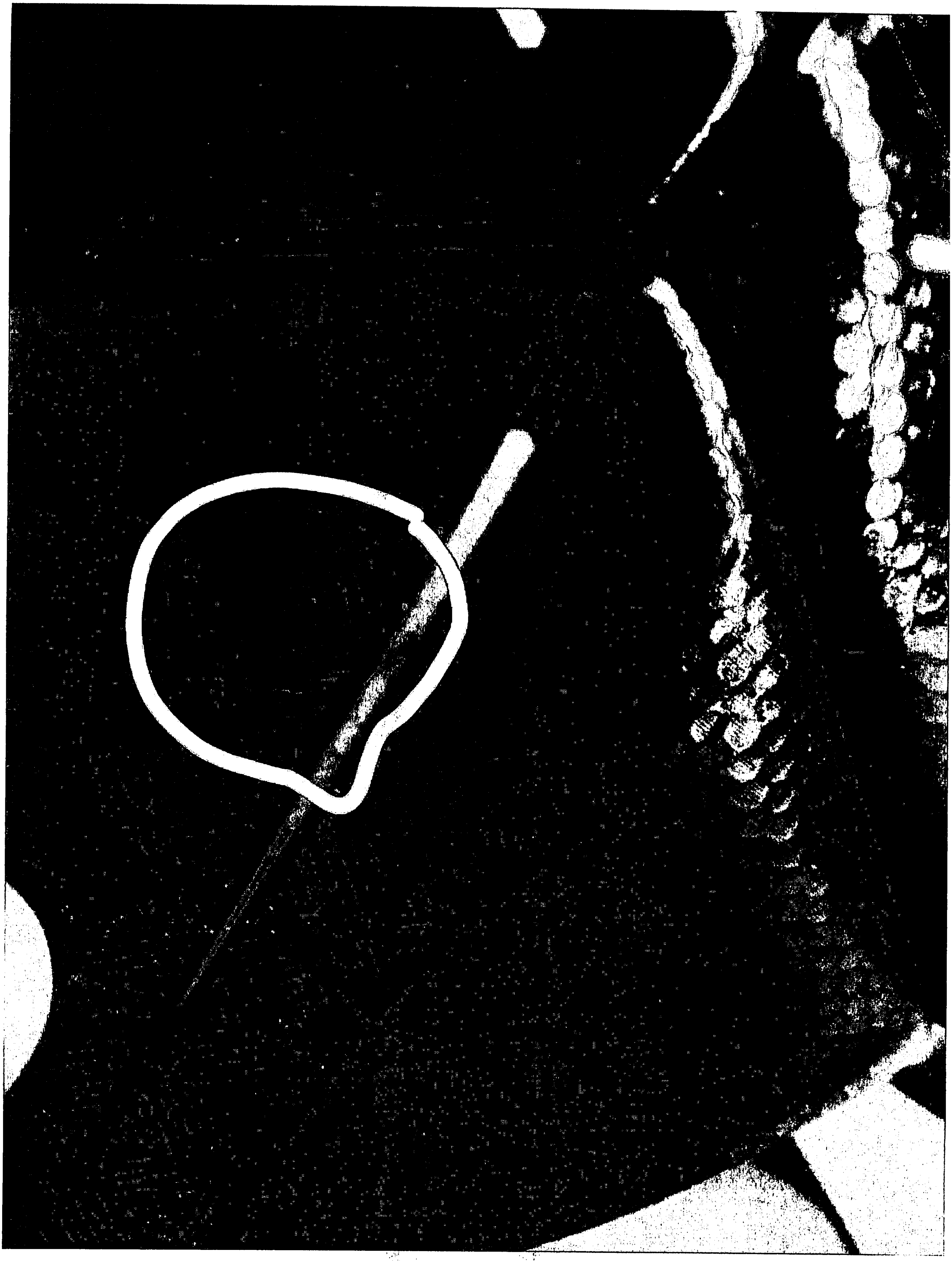
مورخہ